42384 - میت کو صدقہ کا فائدہ پہنچنا

سوال

میرے والد صاحب رحمہ اللہ تعالی فوت ہو چکے ہیں، میں ان کی روح کے لیے صدقہ جاریہ کرنا چاہتا ہوں، ہو سکتا ہے اس بنا پر ان کی نیکیوں میں اضافہ ہو اور رب تعالی کے ہاں ان کے درجات بلند ہوں، مثلا میں ان کی جانب سے مسجد تعمیر کروں، یا علمی کتاب طبع کروں جس سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچے، لیکن ایک مولانا صاحب نے ہمیں فتوی دیا ہے کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں، کیونکہ یہ اس کے مال میں سے نہیں ہے، صدقہ جاریہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس نے اپنی زندگی میں وفات سے قبل اپنے مال سے کیا ہو، اور یہ اس کی وفات تک موجود اور جاری رہے، تو کیا مولانا صاحب کی یہ بات صحیح ہے؟
اور اگر صحیح نہیں تو مجھے فتوی دیں اور بتائیں کے میرے لیے کونسا طریقہ افضل ہے جس سے ہمارے فوت شدہ والد کو فائدہ پہنچ سکتا ہے، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے؟

پسندیدہ جواب

اہل علم متفق ہیں کہ دعا واستغفار، اور صدقہ، اور حج کا ثواب میت کو پہنچتا ہے.

دعا واستغفار کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی ہے:

.{اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے وہ یہ دعا کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان لانے میں ہم سے سبقت لے چکے ہیں}.

اور صحیحین میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو، اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو، کیونکہ اس وقت اسے سوال کیا جا رہا ہے"

اور ایک دوسری حدیث میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"جب تم نماز جنازہ ادا کرو تو میت کے لیے اخلاص کے ساتھ دعا کرو"

اور میت کی جانب سے صدقہ کی دلیل صحیحین کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی میری والدہ کو اچانک موت نے آلیا، میرا خیال ہے کہ اگر وہ بولتی تو صدقہ ضرور کرتی، اگر میں اس کی جانب سے صدقہ کروں تو کیا اسے اجر و ثواب حاصل ہو گا؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جی ہاں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1388) صحیح مسلم حدیث نمبر (1004)

اور صحیح بخاری میں ہی سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ :

"ان کی غیر موجودگی میں ان کی والدہ فوت ہوگئی ، تو انہوں نے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ فوت ہوگئی ہے ، اور میں موجود نہیں تھا ، اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے فائدہ ہوگا ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جی ہاں"

تو سعد رضی اللہ تعالی کہنے لگے : آپ گواہ رہیں کہ میرا مخراف والا باغ اس کی طرف سے صدقہ ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2756).

اور میت کی طرف سے حج کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت نے حج کے بارہ سوال کیا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مجھے یہ بتاؤ کہ اگر تمہاری والدہ کے ذمہ قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتیں ؟ تو وہ عورت کہنے لگی : جی ہاں ،

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تو پھر اللہ تعالی کا قرض ادائیگی کا زیادہ حق رکھتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6699) صحیح مسلم حدیث نمبر (1148)

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے آپ کو علم ہوگیا ہوگا کہ میت کی جانب سے صدقہ کرنا اسے فائدہ دیتا ہے ، اور اس کا ثواب اس تک پہنچتا ہے .

میت کی طرف سے نماز کے متعلق ایک ضعیف حدیث بیان کی جاتی ہے امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم شریف کے مقدمہ میں عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو ضعیف کہنے کے بعد کہا :

صدقہ میں (یعنی میت کی جانب سے صدقہ میں) کوئی اختلاف نہیں ہے . اھ

امام نووی رحمہ اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :

قولہ : (صدقہ میں کوئی اختلاف نہیں) اس کا معنی یہ ہوا کہ یہ حدیث قابل حجت نہیں ، لیکن جو شخص اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک اور نیکی کرنا چاہتا ہے ، تو وہ ان کی جانب سے صدقہ و خیرات کرے ، کیونکہ صدقے کا اجرو ثواب میت کو پہنچتا ہے ، اور اسے اس سے فائدہ ہوتا ہے ، اس میں مسلمانوں کا کوئی اختلاف نہیں ، اور صحیح بھی یہی ہے .

اور شافعی فقیہ قاضی القضاۃ ابوالحسن الماوردی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الحاوی میں اصحاب کلام سے جو یہ بیان کیا ہے کہ میت کو ثواب نہیں پہنچتا یہ مذہب قطعا باطل اور واضح غلط اور کتاب وسنت کی نصوص اور اجماع کے خلاف ہے ، اس کی طرف التفات نہیں کیا جاسکتا ، اور نہ ہی اس پر اعتماد کیا جاسکتا ہے .

اور نماز، اور روزہ کے بارہ میں امام شافعی رحمہ اللہ تعالی اور جمہور علماء کرام کا مسلک یہ ہے کہ ان دونوں کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا، لیکن اگر میت کے ذمہ روزے واجب اور فرض ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی یا جسے ولی اجازت دے قضاء میں رکھے گا، اس میں امام شافعی کے دو قول ہیں، ان میں سے مشہور قول یہ ہے کہ یہ صحیح نہیں، اور ان دونوں اقوال میں زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ یہ صحیح ہے.

اور رہا قرآن مجید کی تلاوت کا تو امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا مشہور مذہب یہی ہے کہ اس کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا.

اور ان کے بعض ساتھیوں کا کہنا ہے کہ : اس کا ثواب میت کو پہنچتا ہے، اور علماء کرام کی ایک جماعت کا مسلک یہ بھی ہے کہ ہر قسم کی عبادت روزہ نماز، اور تلاوت وغیرہ کا میت کو ثواب پہنچتا ہے.....

پھر امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے بیان کیا ہے کہ : دعا اور صدقہ، اور حج کا ثواب بالاجماع میت کو پہنچتا ہے. اھ

کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

اور تحفۃ المحتاج میں کہتے ہیں :

"اور میت کی جانب سے کیا گیا صدقہ اسے فائدہ دیتا ہے، اور اس میں مصحف و قرآن مجید وقف کرنا بھی شامل ہے، اور کنواں کھودنا، اور درخت لگانا، وہ میت اپنی زندگی میں یہ کام کرے یا اس کی موت کے بعد کوئی بھی اس کی جانب سے کرے. اھ

دیکھیں : تحفۃ المحتاج (72/7).

اور آپ کے والد کو سب سے زیادہ نفع اور فائدہ دینے والا طریقہ یہ ہے کہ آپ کو چاہیے کہ اس کے لیے کثرت سے دعاء استغفار کرے، فرمان باری تعالی ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

.{اور کہہ دیجیے اے میرے رب ان دونوں (والدین) پر رحم کر جس طرح انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی}.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال رک جاتے ہیں، مگر تین اعمال ایسے ہیں جو جاری رہتے ہیں، صدقہ جاریہ، یا فائدہ مند علم، یا نیک اور صالح اولاد جو اس کے لیے دعاء کرے"

صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (1631).

اور صدقہ کے متعلق یہ ہے کہ صدقات میں سب سے بہتر اور افضل صدقہ جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کرنا اور مساجد کی تعمیر اور کتابیں چھپوا کر طلباء کی مدد و معاونت کرنا، یا انہیں اتنا مال دینا جس کے وہ محتاج اور ضرورتمند ہیں.

واللہ اعلم.